مسلم خواتین اور عیدگاہ

محمد رمضان یوسف سلفی
رحمانیہ دار الکتب فیصل آباد

اللہ رب العزت نے مسلمانوں کیلئے سال میں دو دن انتہائی خوشی اور مسرت کے مقرر کئے ہیں۔ ایک دن تو عید الفطر کا ہے جسے مسلمان اپنے اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے ماہ صیام کے پورے مہینے کے روزے رکھ کر مہینہ گزرنے کے بعد یکم شوال کو عید مناتے ہیں اور دوسرا خوشی کا دن دس ذی الحجہ کا ہے۔ جسے مسلمان اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے قربانی کے جانوروں کو اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہوئے مناتے ہیں۔ مسلمان اپنے دونوں خوشی کے مواقع پر علی الصبح طلوع آفتاب کے کچھ دیر بعد میدان عید میں حاضر ہو کر اللہ غفور و رحیم کے آگے سجدہ ریز ہو کر اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہوئے اپنی مسرت و شادمانی کا آغاز کرتے ہیں۔ نماز عیدین مین سب مسلمانوں کا حاضر ہونا ضروری ہے۔ حتیٰ کے عورتوں کیلئے بھی میدان عید میں حاضر ہونے کیلئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی تاکید فرمائی ہے۔ موجودہ دور میں بعض لوگ عورتوں کے عیدگاہ جانے پر طرح طرح کے حیلے بہانے تراشتے ہیں اور بعض تو اپنے گھر کی خواتین کو عیدگاہ جانے پر بڑی سختی سے منع کرتے ہیں اور بعض غیر اہلحدیث عورتیں مالی فوائد کی غرض سے اپنے گھر میں ہی عورتوں کیلئے نماز عید کا اہتمام کر کے محلے کی خواتین کو نماز عیدین پڑھا دیتی ہیں۔ حالانکہ اب تو اہلحدیث کی دیکھا دیکھی بریلوی اور دیوبندی حنفی بھی عورتوں کیلئے نماز عیدین کا اہتمام کرنے لگے ہیں۔ پھر کتب احادیث میں عورتوں کے عیدگاہ جانے سے متعلق روایات کثرت سے ملتی ہیں۔ بلکہ یہاں تک ہے کہ اگر عورت کسی عذر کے باعث نماز نہ پڑھ سکے تو وہ مسلمانوں کی دعا میں شامل ہونے کے لئے عیدگاہ ضرور جائے۔ مسئلے کی وضاحت کیلئے چند احادیث پیش کی جاتی ہیں اور وہ دوست جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک فرامین کے مقابل اپنے ائمہ کے اقوال کو ترجیح دیتے ہیں ان کی خدمت میں فقط اتنا ہی عرض ہے کہ:

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لے جائیں ہم عید فطر اور عید قربان میں کنواری جوان لڑکیوں کو اور حیض والیوں کو اور پردہ والیوں کو۔ سو حیض والیاں علیحدہ رہیں نماز کی جگہ سے اور حاضر ہوں اس کار خیر میں مسلمانوں کی دعا میں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوڑھا دے بہن اس کی اسکو اپنی چادر (صحیح مسلم جلد دوئم صفحہ ۳۳۷)

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں باب باندھا ہے کہ:

اذا لم یکن لھا جلباب فی العید

''اگر کسی عورت کے پاس دوپٹہ (یا چادر) نہ ہو عید میں''۔ آگے پھر امام صاحب نے روایت نقل کی ہے جس میں عورتوں کی طرف سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اگر ہم میں کسی عورت کے پاس دوپٹہ یا چادر نہ ہو تو کچھ قباحت تو نہیں۔ اگر وہ عید کے دن نہ نکلے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی ہم جولی اپنی چادر یا دوپٹہ اس کو پہنا دے اور عورتوں کو لازم ہے کہ ثواب کے کام میں حاضر ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔ (بخاری جلد اول صفحہ ۵۹۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ان النبی ﷺ کان یخرج بناتہ ونساء ہ فی العیدین۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۴۵)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادیوں اور بیویوں کو عیدگاہ لے کر جاتے تھے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع کیا اور عمر بن

الخطاب رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا' وہ دروازے پر کھڑے ہوئے اور عورتوں کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا بعد اس کے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں اور حکم کیا ہم کو عیدین میں حائضہ عورتوں اور کنواری عورتوں کے لے جانے کا اور جمعہ ہم پر نہیں ہے اور منع کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے سے۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۴۲۸)

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ عورتوں نے نہیں سنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور ان کو نصیحت کی اور صدقہ کا حکم دیا اور بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے اور عورتوں میں سے کوئی انگوٹھی ڈالتی اور کوئی چھلا اور کوئی اور کچھ (مسلم جلد دوئم صفحہ ۳۴۴)

ان احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں عید گاہ میں ضرور جائیں اور عہد رسالت میں عورتیں عیدگاہ جاتی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

انهما قال حق على كل ذات نطاق الخروج الى العيدين

(حاشیہ شرح عمدۃ الاحکام ج ۲ ص ۱۳۴) ہر عورت کا عیدگاہ جانا لازم ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں کہ شعار اللہ کا اظہار بلند کرنا چونکہ عیدین کی غرض ہے اس لئے **استحب خروج الجميع حتى الصبيان والنساء** سب بچوں اور عورتوں کو جانا چاہئے۔

حنفی مسلک: اگر چہ عام فقہا حنفیہ وغیرہ نے عورتوں کو عیدگاہ جانے سے روکا ہے لیکن محققین علماء اس کے قائل ہیں۔ چنانچہ مولانا انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اصل مذهبنا جواز خروج النسوان للعيدين (العرف الشذی صفحہ ۱۱۸ حاشیہ ترمذی جلد ۱)

''ہمارا اصل مذہب تو یہی ہے کہ عورتیں عیدگاہ جاسکتی ہیں''۔

نیکی ضائع گناہ لازم: نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام کے فرامین کی روشنی میں عورتوں کو عیدگاہ جانا ضروری تو ہے لیکن یہ بھی پیش نگاہ رہے کہ عورتوں کو بن سنور کر بھڑکیلا لباس زیب تن کر کے بے پردہ ہو کر تیز خوشبو لگا کر عید گاہ جانا مناسب نہیں۔ اس سے وہ نہ صرف یہ کہ کسی فتنہ میں مبتلا ہوں گی بلکہ اس سے نیکی ضائع اور گناہ لازم آئے گا۔ لہٰذا میں اپنی معزز مسلمان بہنوں سے گزارش کروں گا کہ وہ عید کی نماز اور دعا میں شرکت کیلئے عیدگاہ ضرور جائیں لیکن باپردہ ہو کر اسلامی تعلیم اور احکامات کے دائرے میں رہتے ہوئے۔ اسی میں ان کی عزت و آبرو کا راز پنہاں ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے ترمذی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ:

''اپنی زینت کو غیر جگہ ظاہر کرنے والی عورت کی مثال قیامت کے دن اس اندھیرے جیسی ہے جس میں نور نہ ہو۔'' (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۵۰۴)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ: گر تو برا نہ مانے

و بیدار کر دیا۔ لوگ مسجد کی طرف دھڑا دھڑ لپکتے اور بھاگتے چلے آتے جیسا کہ سخت پیاسے کنویں کی طرف دوڑتے ہیں۔ مسجد کا ہال وصحن کھچا کھچ بھر جاتے بلکہ ایک دفعہ مجھے وہاں جانے کا موقعہ ملا تو حیران رہ گیا کہ جگہ نہ ہونے کے باعث لوگوں نے جمعہ کا خطبہ سڑک پر اپنی چادریں وغیرہ بچھا کر سنا اور نماز پڑھی وہاں جو مولوی صاحب تھے لوگوں نے اپنے چھوٹے چھوٹے بچے ان کے پاس پڑھنے کیلئے بھیج دیئے لیکن افسوس کہ وہ حضرت کچھ اس کردار کے نکلے ان کی بد عملی اور غلط کردار کی وجہ سے لوگ انتہائی متنفر ہوئے جتنی عقیدت تھی اتنی ہی نفرت اُبھر آئی پھر کیا تھا کہ

مسجد مرثیہ خواں ہے کہ نمازی نہ رہے
پندرہ صفوں کی جگہ پانچ آدمی کھڑے ہیں مسجد اجڑ گئی اللہ کا گھر ویران نظر آنے لگا دین حق بھی بدنام ہوا پتا نہیں کتنے ہی خدا کے گھر ان کی وجہ سے برباد ہوئے کتنی مساجد کی رونقیں ویرانیوں میں تبدیل ہوئیں۔ کتنے ہی اسلامی مراکز ان کی بدعملیوں کی وجہ سے بربادیوں کا شکار ہوئے۔ کتنی ہی دینی دانشگاہیں کئی سال تنزلی میں گر کر پیچھے چلی گئی ہیں۔ کتنے فسادات نے جنم لیا کتنے اختلافات نمودار ہوئے کتنے فتنوں نے سر اٹھایا آخر میں میری برادرانہ اپیل ہے، دردمندانہ گزارش ہے کہ جن لوگوں نے خدا کا فضل پایا ہے یعنی انہیں ذات رب العزت نے علم دین سے نوازا ہے تو انہیں چاہئے ہر صورت اطاعت نبوی ﷺ کا نمونہ عبادت الٰہی کا ماڈل بنیں۔

بندہ عاجز کی التجاء و دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل علم کو اہل عمل بھی بنادے آمین

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سر عام رکھ دیا